

کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا اور اٹھا کر باہر پھینکنے کی کوشش کرتا ہے۔  
 نہایت مختصر فظوں میں دو عام تشبیہوں سے نیک و بد اور ناسازگاری و حول  
 کی کیفیت اس طرح بیان کر دی کہ اس سے بہتر ممکن نہیں۔

۸۔ شرح : میرے بدن کے خون کا ہر قطرہ جنونِ عشق کے  
 باعث سیاہ ہو کر سویدا بن گیا، یعنی اس سیاہ نقطے کی صورت اختیار کر گیا  
 جو دل میں تصور کیا جاتا ہے۔ گویا ہر قطرہ ایک دل کی صورت اختیار کر گیا  
 اس طرح جنونِ عشق کے جوش نے میرے لیے ہزاروں دل بنایا کر دیے۔  
 جتنی نقطہ نگاہ سے معلوم ہے کہ سودا یعنی جنون کا رنگ سیاہی  
 مائل ہوتا ہے، اسی لیے اسے سودا کہتے ہیں۔ یعنی کالا۔

۹۔ لغات - زندانی : قیدی، اسیر۔  
 شرح : اے اسد! میں حسینوں کی تاثیرِ محبت کا قیدی ہوں۔  
 انھوں نے مہربان ہو کر میرے گلے میں بائیں ڈال دیں، وہی بائیں میرے  
 لیے اسیری کا ایسا طوق بن گئیں، جس سے رہا پانا ممکن نہیں۔  
 تاثیرِ الفت اس لیے کہا کہ محبت نے اثر پیدا کیا اور حسین خلافِ  
 عادت اتنے مہربان ہوئے کہ اس کے گلے میں بائیں ڈال دیں۔

۱۔ شرح : ہماری  
 نگاہ میں دنیا کی لذتیں  
 اور راحتیں بیچ رہ گئی  
 ہیں۔ پیشتر خونِ جگر پینے  
 میں مزہ آتا تھا اور یہی  
 ہمارا دستور تھا کہ خون  
 پی پی کر زندگی گزارا کرتے

مزے جہان کے اپنی نظریں خاک نہیں  
 سوائے خونِ جگر، سو جگر میں خاک نہیں  
 مگر غبار ہوئے پر ہوا اڑا لے جائے  
 وگرنہ تاب و تواں بال و پر میں خاک نہیں